بیع فاسد کے ذریعے حاصل ہونے والی رقم کا حکم

مجیب: ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری

فتوی نمبر: WAT-3375

تاریخ اجراء: 16 جمادی الاخریٰ 1446ھ/19 دسمبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ایک بندے نے بیع فاسد کے طور پر پلاٹ سیل کیا۔ خریدار نے اسے آگے صحیح اور کامل طور پر (بغیر کسی خیار کے) سیل کر دیا۔ اس صورت میں جس نے پلاٹ بیچا یعنی بائع، اُس کی رقم کیسی ہے؟ کیا وہ آگے اس رقم سے کاروبار کر سکتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

فاسد طریقے سے پلاٹ سیل کرنا اور اس کا خریدنا، دونوں ناجائز کام ہیں اور اس کے بعد دونوں پر لازم تھا کہ وہ اس کو فسخ کرتے لیکن فسخ کرنے سے پہلے ہی خریدار نے آگے سیل کر دیا تو اب پہلا عقد ختم نہیں کیا جا سکتا لیکن فاسد خریداری کرنے اور فسخ نہ کرنے کے گناہ سے توبہ لازم ہے، اور اب اس کا حکم یہ ہے کہ قبضہ کرنے کے وقت جو اس پلاٹ کی مارکیٹ ویلیو تھی، صرف اتنی رقم پہلے بیچنے والے کو ملے گی، اگر اس سے زائد رقم لی ہوئی تھی تو وہ واپس کرے اور اس سے کم تھی تو خریدار سے وصول کر لے اور یہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق جو اس کی رقم اسے ملی وہ اس کو کسی بھی جائز مقام پر خرچ کر سکتا ہے۔ اور خریدار نے اگر آگے اس سے زائد رقم پر سیل کر کے نفع کمایا ہے، تو جتنا زائد ہے، وہ خبیث ہے، اس سارے کو صدقہ کر دے۔

بہارِ شریعت میں بیع فاسد کو فسخ کرنے کے متعلق ہے "بیع فاسد میں مشتری پر اولاً یہی لازم ہے کہ قبضہ نہ کرے اور بائع پر بھی لازم ہے کہ منع کر دے بلکہ ہر ایک پر بیع فسخ کر دینا واجب اور قبضہ کر ہی لیا تو واجب ہے کہ بیع کو فسخ کر کے مبیع کو واپس کر لے یا کر دے فسخ نہ کرنا گناہ ہے۔ اور اگر واپسی نہ ہو سکے مثلاً مبیع ہلاک ہو گئی یا ایسی صورت پیدا ہو گئی کہ واپسی نہیں ہو سکتی (جس کا بیان آتا ہے) تو مشتری مبیع کی مثل واپس کرے اگر مثلی ہو اور قیمی ہو تو قیمت ادا کرے

(یعنی اُس چیز کی واجبی قیمت، نہ کہ ثمن جو ٹھہرا ہے) اور قیمت میں قبضہ کے دن کا اعتبار ہے یعنی بروز قبض جو اُس کی قیمت تھی وہ دے۔" (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ11، صفحہ714، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ)

اور جب خریدار اُس چیز کو آگے صحیح اور قطعی طور پر بیچ دے تو بیع فاسد، بیع نافذ میں تبدیل ہو جاتی ہے، چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: بیع فاسد میں مشتری نے قبضہ کرنے کے بعد اُس چیز کو بائع کے علاوہ دوسرے کے ہاتھ بیچ ڈالا اور یہ بیع صحیح بات (قطعی) ہو۔۔۔ تو اب وہ بیع فاسد نافذ ہو جائے گی اور اب فسخ نہیں ہو سکتی۔ (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ11، صفحہ715، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

بیع فاسد کے بعد مبیع و ثمن سے نفع اٹھانے شرعی حیثیت متعین کرتے ہوئے بہار شریعت میں ہے: "کوئی چیز معین مثلاً کپڑا یا کنیز سو روپے میں بیع فاسد کے طور پر خریدی اور تقابض بدلین بھی ہو گیا، مشتری نے مبیع سے نفع اُٹھایا مثلاً اسے سوا سو میں بیچ دیا اور بائع نے ثمن سے نفع اُٹھایا کہ اُس سے کوئی چیز خرید کر سوا سو میں بیچی **تو مشتری کے لیے وہ نفع خبیث ہے صدقہ کر دے اور بائع نے ثمن سے جو نفع حاصل کیا ہے اُس کے لیے حلال ہے۔**" (بہارِ شریعت، جلد2، حصہ11، صفحہ718، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم